رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً ۔ اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ۔ اسسٹنٹ:- مہر محمد خان

نمبر ۲۹ ۔ مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۲۲ء ۔ یوم پنجشنبہ ۔ مطابق ۲۰ صفر ۱۳۴۱ھ ۔ جلد ۱۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح ۔ نامہ نیر ۔ اخبار احمدیہ صفحہ ۱-۲
مصارف جلسہ سالانہ ۱۹۲۳ء صفحہ ۳
انگورہ فوج کی بھرتی صفحہ ۳
سوراجیہ کیونکر اخلاقی طاقت حاصل کرنیوالوں کے
اخلاق ۔ دنیا میں معشوق زندہ بتیں پیہ کو ... صفحہ ۴
ہندو عورتیں اور پردہ
خطبہ جمعہ (ایک خطبہ کی تشریح) صفحہ ۵
عربی قصیدہ مکتوب (نمازیں رکوع کا استحباب)
گنگا ... بھی ... اور امام ... صفحہ ۶
اشتہارات صفحہ ۸
خبریں صفحہ ۱۱-۱۲

مدینۃ المسیح علیہ السلام

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ روزانہ بعد از عصر درس قرآن کریم فرماتے ہیں۔

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی تبلیغ کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

حضرت نانی اماں صاحبہ کی طبیعت علیل ہی چلی جا رہی ہے۔

مبلغین کلاس میں آپ کچھ اور طلباء داخل کئے جانے والے ہیں۔

نامہ نیر

سلسلہ تبلیغ و ترقی اسلام

(مولوی عبدالرحیم صاحب نیر ۔ ۱۰ اگست ۱۹۲۲ء)

لیگوس میں عید

ماہ رواں میں قابل ذکر امر ہماری عید ہے۔ ۴ اگست کو عید اضحیٰ تھی۔

اس تقریب پر شہر لیگوس میں بہت شور و شر ہوتا ہے اور مسلمانوں کے تہوار یہاں اپنے شور و غوغا اور ہر قسم کی شرارت کے لئے خاص مشہور ہیں۔ جماعت احمدیہ نے جس شان کے ساتھ اپنی عید منائی۔ وہ دشمن و دوست ہر ایک کے لئے نمونہ قابل حیرت تھی۔ قریباً ۲۰۰ جوان سفید وردی میں کوٹ و پتلون اور ۔۔۔ ۔۔۔ اوڑھے

دو دو ہو کر ایک بیسے جلوس کی زینت تھے۔ ان میں پیشہ ور۔ اعلیٰ گورنمنٹ افیشل ۔ کلرکس اور شہر لیگوس کے معزز گھرانوں کے چراغ (آج بے زر ہیں پر بھی پہلے کے اُمراء و رؤسا) شامل تھے۔ ان کے پیچھے صاحبوا ۔ امامت چاندی سے منڈھا ہوا عصائے امامت اٹھائے جا رہا تھا۔ اس کے پیچھے ایک مخلص افریقن امام جسے "لیما مو احمدیہ" کہا جاتا ہے۔ اور ایک سبز پگڑی والا ہندوستانی جسے "ابو الاحمدیہ" سفید آدمی احمدیت کا مالک کہتے ہیں۔ جا رہے تھے۔ ان کے پیچھے افریقن الفاظ (مولوی) تفسیری (مدرس قرآن) الوری اماکیو (ہیڈ طالب علم) اماکیوز (طلبائے قرآن) خواں قرآن کو پیچ کر رہے تھے۔ سوار گھوڑوں پر جلوس کے ہمراہ اور علم بردار و خدام پیچھے تھے تمام لوگوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی زبان پر نہایت موثر آواز میں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اللہ اکبر و للہ الحمد تھا۔ عید گاہ میں اسی جلوس کے ساتھ پہونچے - اور اسی طرح عید گاہ سے جامع مسجد تک گئے - اور جماعت احمدیہ نے پہلی مرتبہ اس مظاہرہ کے ذریعہ غیر احمدیوں کو نصیحت کی - اور عیسائیوں کو عظمت اسلام دکھائی - جس کا اس شہر میں نمایاں اثر ہوا - الحمد للہ۔

خطبہ عید

عید اضحیٰ کے مسائل کو ایک دو ورقہ کی صورت میں پہلے سے شایع کر دیا گیا تھا۔ اور پھر ایک اشتہار کے ذریعہ بھی اعلان کر دیا گیا تھا کہ عید کی نماز کوئی عید گاہ میں دس بجے اور خطبہ ۱۰ ½ تک ہوگا گو اشتہار میں میرا نام تھا۔ مگر مناسب سمجھا گیا۔ کہ امام ڈابری خطبہ پڑھیں - اور امام نے پہلی مرتبہ عیدگاہ میں حسب طریق سلسلہ احمدیہ خطبہ پڑھا - جس کا خلاصہ مضمون حسب ذیل تھا:-

تم لوگوں پر اللہ کا فضل ہے کہ تم نے روشنی دیکھی - اور حسب پیشگوئی سفید الفا قرآن سکھانے آیا - اور محمد رسول اللہ کے جرنل مہدی کا پیغام لایا - تم اصلاح کرو - ایمان لانا اور عمل نہ کرنا خدا کو پسند نہیں - تم اپنے دلوں کو پاک کرو - بدقسمت ہے وہ جو مہدی پر ایمان نہیں لاتا کیونکہ ہر اس کے سوا سب تاریکی ہے - اپنی خواہشات کو قربان کرو - تم زکوٰۃ نہیں دیتے - اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے میں سست ہو - اب چست بن جاؤ - اور گورنمنٹ سے وفاداری کا تعلق رکھو - کیونکہ ہم احمدیوں کے لئے اللہ نے گورنمنٹ کو محافظ کر کے بھیجا۔

احمدیت کا شہر پر اثر

میں اللہ تعالیٰ کا خاص شکریہ ادا کرتا ہوں - کہ میری محنت پھل لا رہی ہے - بہت نوجوان شراب سے تائب ہو گئے ہیں - اور نصف شہر اندر ہی اندر احمدی ہے - نوجوان اپنے والدین سے خائف ہیں اور والدین سختی کرتے ہیں کہ وہ احمدی نہ بنیں - والا لیگوس کا ہر نوجوان احمدی ہے - گھر گھر میں احمدیت کا ذکر ہے ایک بوڑھے عیسائی پادری نے ایک نوجوان سے پوچھا کیا تم احمدی ہو - اثبات میں جواب پاکر کہنے لگا:-

Ahmadia movement is the

Hope of our country

سلسلہ احمدیہ ہمارے ملک کی امید ہے" یہی آراء مختلف طبقوں میں زور سے ظاہر کی جا رہی ہیں - عام مخالفت گھٹ رہی ہے - البتہ انفرادی سختی کے واقعات برابر جاری ہیں۔

احمدی نماز اور ظالم باپ

داؤد ایک نوجوان دراز قد خاندانی لڑکا ہے - ریلوے میں کلرک ہے - اس کا باپ ایک مشہور آدمی ہے مگر جاہل ہے - اور بیٹے کا اس لئے مخالف ہے کہ وہ لمبی نمازیں پڑھتا ہے - غریب داؤد میرے پاس باچشم تر آیا - اور کہنے لگا:-

"آج رات جانتے ہو میرے باپ نے مجھے دوران نماز تہجد میں مارا - ایک دفعہ تو میں خاموش رہا - دوسری مرتبہ شدت درد سے میں ضبط نہ کر سکا اور گھر چھوڑ کر باہر گیا - اور نماز پڑھی - میرا باپ کہتا ہے کہ تم لمبی احمدی نماز پڑھتے ہو - جب تم مسجد میں اکیلے نماز پڑھتے ہو تو ایک آدمی آتا ہے - نماز ختم کر کے چلا جاتا ہے دوسرا آتا ہے - ختم کر لیتا ہے - مگر تمہاری نماز سے ابھی ایک رکعت بھی ختم نہیں ہوتی - تمہارے الفا نے تم کو جادو کیا ہے - اب وہ سفید شریر ...... تمہارا باپ ہے میں نہیں - تین دن کی مہلت ہے گھر سے نکل جاؤ"

پیارے داؤد نے کیا جواب دیا؟

Father listen! I will leave your house but I will not leave ahmad

باپ سن! میں تمہارے گھر کو چھوڑ دوں گا - مگر احمد کو نہیں چھوڑ سکتا۔

یہ محض ایک واقعہ منجملہ ان روزانہ تکالیف کے ہے جو لیگوس کے احمدی بھائیوں کو برداشت کرنی پڑتی ہیں - مگر یہ انعامات کا پیش خیمہ ہیں۔

نو مبایعین

ایام زیر رپورٹ میں ۱۶ نئے لوگوں نے بیعت کی - ان میں سے قابل ذکر ایک نوجوان ہے - جو نائب چیف امام غیر احمدیاں کا بیٹا ہے - اور اس کے علاوہ اور دو اشخاص بھی صاحب علم

وہ جاہت ہیں - اللہ استقامت دے۔

فریخ ڈھومی

مبلغ انچارج ڈھومی مولوی اسمٰعیل شیٹا نے ایک ماہ کا دورہ اندرون ملک میں کیا - اور ہر جگہ پیغام حق پہونچایا ہے - ان کی رپورٹ کا نتیجہ کبھی آئندہ اشاعت الفضل میں درج ہوگا - حالات بہت امید افزا ہیں - میں نے گورنر فریخ مغربی افریقہ سے ملاقات کرنے کے لئے درخواست کی ہوئی ہے - انشاء اللہ یہ راستہ بھی کھل جائیگا۔

گولڈ کوسٹ

مولوی فضل الرحمن کی طبیعت پچھلے دنوں خراب رہی ہے - بخار کی شکایت تھی تاہم وہ کام میں مصروف ہیں - اور درس قرآن جاری کر رکھا ہے - اور تبلیغ کے ہر موقع سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

سیرالیون

مولوی الہادی اگباجی مبلغ سیرالیون کی علالت طبع کے باعث کوئی زیادہ کام وہاں نہیں ہو سکا - مگر اب صاحب موصوف نے جوش سے سلسلہ تبلیغ شروع کر دیا ہے - جزاہ اللہ۔

اخبار احمدیہ

ریاست رام پور میں زمین

ریاست رام پور میں زمین تخمیناً دس میل لمبی اور دس میل چوڑی آبادی کے واسطے پڑی ہے - جس میں قد آدم گھاس ہے - نہر ہے - چاہات بھی ہیں - غرضیکہ پانی بافراط ہے - زمین بھی اچھی ہے - درخت کم ہیں - صحرائی جانور بہت ہیں - البتہ چاہات کا پانی خراب ہے - بخار اور طحال پیدا ہو جاتا ہے - اسی واسطے لوگ چھوڑ کر بھاگ آتے ہیں - لیکن جہاں پر چالیس پچاس گھر کی آبادی ہو جاتی ہے وہاں پر چاہات چونکہ سہولت سے صاف کئے جا سکتے ہیں - اس لئے بہت عمدہ پانی میسر آ سکتا ہے - مگر احمدیوں کو مذہبی آزادی نہیں ہے - وہ نہ ہی تبلیغ کر سکتے ہیں - اور نہ علیحدہ جماعت بنا سکتے ہیں - ذرا سی شورش پر ریاست انہیں نکال سکتی ہے - حضرت صاحب کا پہلے حکم ہو چکا ہے کہ پہلے اپنی درخواستوں میں احمدی ہونا ظاہر کر دیا جائے - اور حقوق کی حفاظت اور مذہبی آزادی کے متعلق اقرار لئے جاویں - تب احمدی جاویں ورنہ نہ جاویں - ناظر امور عامہ قادیان

رشتے

سید - مغل - پٹھان - کشمیری - ککے زئی قوم کی لڑکیوں کے رشتہ کے لئے انہی اقوام کے لڑکوں کی ضرورت ہے - لہذا تعلیم یافتہ یا تاجر پیشہ احباب جو اپنی معقول آمدنی رکھتے ہوں - فوراً اپنی اپنی درخواست بمعہ مختصر حالات کے دفتر ہذا میں بھیجدیں - ناظر امور عامہ - قادیان۔

158

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۱۲ اکتوبر ۱۹۲۲ء

مصارف جلسہ سالانہ ۱۹۲۲ء

صدر انجمن احمدیہ کا قاعدہ ہے کہ ہر محکمہ کا افسر ہر سال تجویز کرتی ہے۔ پچھلے سال جلسہ سالانہ کا کام مئی ۱۹۲۱ء سے ہی خاکسار کے سپرد کر دیا گیا تھا۔ اور خاکسار نے جلسہ سے بہت عرصہ پہلے کام شروع کر دیا تھا۔ جس سے بہت حد تک سہولت پیدا ہو گئی تھی۔ مگر اس دفعہ ۱۹۲۲ء کے جلسہ کے انتظام کے لئے انجمن سے غلطی ہو گئی۔ اور شروع سال سے کسی افسر کا تقرر نہ کیا گیا۔ بلکہ جلسہ جب قریب آ گیا۔ تب افسر کے تقرر کا خیال پیدا ہوا۔ اور اب یکم اکتوبر ۲۲ء سے انجمن نے جلسہ سالانہ ۱۹۲۲ء کے لئے دفتر قائم کیا۔ اور کلرک مجھے دیکر جلسہ کا کام کرنے کی استدعا کی۔ گو وقت بالکل تھوڑا ہے۔ اور انجمن نے سخت غلطی کی ہے۔ کہ اس نے پہلے توجہ نہیں کی۔ مگر پھر بھی یہ کام سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ میں نے اس کام کو سرانجام دینے سے انکار نہیں کیا۔ انجمن کی خاطر نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاطر۔

اس تمہید کے بعد میں تمام احباب کی خدمت میں یہ گذارش کرتا ہوں۔ کہ انھوں نے پچھلے سال جبکہ گندم خطرناک طور پر مہنگی تھی۔ اور قحط نے لوگوں کا کچومر نکال دیا تھا۔ نہایت مردانگی اور دینی جوش کے ساتھ اس کام میں حصہ لیا۔ اور خدا کے فضل سے کام باحسن وجوہ چلایا گیا تھا۔ اب جبکہ رحمت الٰہی نے غلہ کو بہت سستا کر دیا ہے اور بعض اور چیزوں کا نرخ بھی ارزاں ہے۔ تو امید ہے ضرور اس کار خیر کی طرف متوجہ ہوں گے۔

سب سے بڑی چیز آرد گندم ہے۔ جو چھ سو من پختہ خرچ ہو گا۔ اسوقت آٹے کا بھاؤ جو ہم کو تمام اخراجات نکال کر پڑے گا۔ آٹھ تار پختہ فی روپیہ ہے۔ یعنی کل خرچ تین ہزار روپیہ آٹے پر ہو گا۔ حالانکہ پچھلے سال کے بھاؤ کے لحاظ سے چھ ہزار روپیہ سے بھی زیادہ کا آٹا خرچ ہوا تھا۔ کیونکہ اس وقت چار تار آٹا فی روپیہ ملنا بھی مشکل تھا۔ پس آٹے کا معاملہ تو خدا کے فضل سے نرخ کے لحاظ سے بڑی خوشخبری دینے والا ہے۔ اب اس کے متعلق دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو اس کے حصص مقرر کئے جائیں۔ یعنی فی حصہ پانچ روپیہ کا ہو۔ جو صاحب ایک حصہ دینا چاہیں۔ وہ پانچ روپیہ روانہ فرما دیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ضلع شیخوپور سرگودھا وغیرہ کی زمیندار جماعتیں غلہ بصورت غلہ تمام مقدار میں جمع کریں۔ پھر خواہ اس کو بیچ کر اس کی قیمت خزانہ میں روانہ فرما دیں۔ خواہ غلہ ہی یہاں بھیجدیں۔ غرض دونو صورتوں میں سے وہ صورت اختیار کی جائے۔ جو کفایت اور آسانی سے عملدرآمد میں لائی جا سکے۔ اس کے لئے دوسرے احباب بھی حصص روانہ فرما دیں۔ اور زمیندار احباب کی رائے کا بھی منتظر ہوں۔ جو بواپسی ڈاک ہر جگہ سے مجھے پہنچ جانی چاہیئے۔

آرد گندم کے بعد ایندھن کا خرچ ہے۔ سو خدا کے فضل سے اس کے متعلق چوہدری نور الدین صاحب احمدی نمبردار ساکن چک نمبر ۱۱ متصل سٹیشن ہڑپہ ضلع منٹگمری نے تمام لکڑی مہیا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ نیز ایک اور صاحب نے بھی جن کا نام مجھے اسوقت یاد نہیں۔ یا میری یادداشت میں کسی جگہ لکھا ہوا ہے۔ وعدہ کیا ہے کہ وہ پانسو من پختہ ایندھن روانہ فرما دینگے۔

تیسرا خرچ گھی کا ہے۔ اس کے متعلق گو وقت زیادہ نہیں مگر پھر بھی کافی وقت ہے۔ میں تمام ان جماعتوں اور احباب کو مخاطب کرتا ہوں۔ جنہوں نے پچھلے سال گھی مہیا کیا تھا کہ اس دفعہ بھی وہ میدان ثواب میں آئیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم مقام بن کر آپ کے مہمانوں کے میزبان بنیں۔ میں الگ الگ چٹھیاں بلکہ آدمی بھی بھیجوں گا۔ صرف اخباری تحریک تک معاملہ محدود نہ ہو گا۔

چوتھا خرچ گوشت کا ہے۔ یہ حسب سابق ضلع ہوشیارپور و جالندھر پر پڑنا چاہیئے۔ اس کے متعلق تفصیلی تجاویز میں ان ہر دو ضلعوں کے سکرٹریوں کو عنقریب لکھنے والا ہوں۔ یہ اعلان تو اطلاعی اور خبردار کرنے کے لئے ہے گوشت کے بعد دالوں اور دیگر مسالجات کا خرچ ہے یہ تو بہرحال ضلع گورداسپور ہی کے ذمہ پڑے گا۔ باقی سٹیشنری اور دیگر متفرق اخراجات۔ سو وہ مندرجہ ذیل فہرست سے احباب کو معلوم ہو سکتے ہیں۔ جن کو پڑھ کر ہر احمدی بھائی کا فرض ہے کہ وہ مجھے بواپسی ڈاک مطلع فرما دیں۔ کہ وہ فہرست میں سے کونسی چیز اپنے ذمہ لے سکتے ہیں۔ نیز جماعتوں بلکہ ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ اس مضمون پر غور کریں۔ اور فہرست کو بغور ملاحظہ فرما دیں۔ اور مجھے اطلاع دیں۔ کہ وہ اس کار خیر میں کہاں تک حصہ لے سکتے ہیں پچھلی دفعہ لالٹینوں وغیرہ یعنی مستقل اسباب کی احباب نے اعانت کی تھی۔ اب ان اشیاء کی ضرورت نہیں۔ بلکہ فہرست میں صرف ان اشیاء کا ذکر ہے۔ جو اس دفعہ ضروری ہیں۔

اس عام اعلان کے بعد میں بالخصوص قادیان۔ حیدرآباد دکن۔ فیروز پور۔ لاہور۔ امرتسر۔ گوجرانوالہ۔ گجرات کی جماعتوں کو آٹے کے حصص کے متعلق اور احمدی زمینداروں کو گھی اور ضلع ہوشیارپور و جالندھر کو گوشت اور ضلع گورداسپور کے زمیندار بھائیوں کو دالوں اور مسالجات کے متعلق مخاطب کرتا ہوں۔

علاوہ ازیں جلسہ کے انتظامی امور کے متعلق بھی احباب مشورہ دیں۔ کہ کیا نقائص ہیں جو دور کئے جانے اور کیا کیا تجاویز ہیں۔ جو عملدرآمد میں آنی چاہئیں۔ یہی اپنے پہلے اعلان کو ختم کرتا ہوا احباب کو وہ حدیث یاد دلاتا ہوں۔ جس میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ من استوی یوماہ فہو مغبون یعنی جس کے دو دن برابر ہوں۔ وہ بھی نقصان میں ہے تو کیا حال ہو گا۔ اس شخص کا جس کے دو سال برابر یا دوسرا کم ہو گا۔ اس لئے ہر دوست حتی الوسع پوری کوشش کر کے پچھلے سال سے زیادہ امداد میں حصہ لیں۔ ہر قسم کی امداد صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں روانہ فرما دیں بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ۔ اور بالتصریح لکھ دیا جائے کہ یہ جلسہ سالانہ ۱۹۲۲ء کے لئے ہے۔ نیز دفتر جلسہ سالانہ میں بھی خاکسار کو اس امداد کی اطلاع دی جائے۔ نیز میں یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ حضرت والدہ صاحبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی طبیعت علیل ہے۔ شاید میری جگہ اور کوئی صاحب جلسہ کا کام کریں۔ اس لئے جس افسر کی طرف سے بھی خط آوے۔ ضرور تعمیل فرماویں۔

نمبر شمار	نام شے	تعداد یا وزن یا مقدار	اندازہ قیمت
۱	آرد گندم	۶۰۰ من پختہ	تین ہزار روپیہ
۲	دال ماش	۴۰ من	۱۱۲ للعہ/
۳	دال مونگ	۲۰ تار	للعہ/
۴	دال مسور	۵ من پختہ	۳۰ سعہ/
۵	دال نخود	۲۰ من پختہ	۱۱۰ نعہ/
۶	نمک	۱۵ من پختہ	۶ نعہ/
۷	ہلدی	۲ من	۳۰ سعہ/
۸	دھنیا	۲ من	۳۰ سعہ/
۹	چینی	۴ من	۸۰ لعہ/
۱۰	چاول باسمتی	۵ من	۵۰ صعہ/
۱۱	چاول ٹوٹہ	۱۵ من	معہ/
۱۲	گھی	۱۰ من	۹۰۰ لعار/
۱۳	مرچ سرخ	۳ من	۳۰ سعہ/
۱۴	پیاز	۱۰ من	۳۰ سعہ/
۱۵	لہسن	۲ من	۱۲ عیعہ/
۱۶	چٹائیاں خورد	۶۰ عدد	۲۰ للعہ/
۱۷	″ کلاں	۲۰ عدد	۳۰ سعہ/
۱۸	دوریاں مٹی کی	۲۵ عدد	۵ عہ/
۱۹	تندور	۲۰ عدد	۶۰ سعہ/
۲۰	کپڑا کھدر	۵۰ گز	۲۰ عسعہ/
۲۱	کٹنانیاں مٹی کی	۴۰ عدد	۹ لعہ/
۲۲	الائچی خورد	.	عار/
۲۳	الائچی کلاں	.	عہ/
۲۴	زیرہ سیاہ	.	عہ/
۲۵	لونگ	.	عار/
۲۶	دارچینی	.	سعہ/
۲۷	مرچ سیاہ	.	سعہ/
۲۸	گلاس مٹی کے	۳۰۰ عدد	۶۰ معہ/
۲۹	″ ″ ″	۵۰۰ عدد	۲۰ معہ/
۳۰	پیالے	۵۰۰ عدد	۹۰ لعہ/
۳۱	آبخورے	۱۰۰۰ عدد	۳۰ سعہ/
۳۲	تیل مٹی	۳۰ کنستر	۵ ماصلہ/
۳۳	دیاسلائی	ایک گرس	
۳۴	شلغم	.	۱۰۰ تار/
۳۵	آلو	.	۲۰۰ مار/
۳۶	کسیر و پرالی	.	۲۰۰ مار/
۳۷	پتھر کا کوئلہ	.	۲۰۰ مار/
۳۸	ادرک	.	۶۰ سعہ/
۳۹	کاغذ	.	۳۰ سعہ/
۴۰	دودھ	.	۱۰۰ مار/
۴۱	چائے	چار ڈبہ	
۴۲	موم بتی	دس بنڈل	معہ/
۴۳	گوشت	..	آٹھ سو روپیہ

سید محمد اسحٰق - افسر جلسہ سالانہ - قادیان

انگورہ فوج کی بھرتی

خلافت ٹرکی کے ساتھ مسلمانان ہند مذہبی اور دینی تعلق کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ اور اسی لئے سلطنت ٹرکی کے تحفظ اور بقاء کے لئے کوشش کرنا اپنے مذہبی فرائض میں سے بتاتے ہیں۔ اگر فی الواقعہ ایسا ہی ہے۔ تو اس کے ساتھ ہی ان پر جان و مال سے ٹرکی کی مدد کرنے کی بھی ذمہ داری عائد ہو جاتی ہے۔ اسکے لئے مسلمان بڑے زور شور سے آمادگی تو ظاہر کر رہے ہیں اور کسی حد تک مالی امداد دینے کی کوشش میں بھی لگے ہوئے ہیں۔ لیکن حیرت کی بات ہے کہ اسوقت جبکہ یونان اور انگورہ میں جنگ چھڑی ہوئی ہے۔ اور حکومت ٹرکی کی زندگی اور موت کا سوال درپیش ہے مسلمانوں نے جانی طور پر امداد دینے کے لئے کوئی تیاری نہیں کی۔ اور شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی نے انگورا کی امداد کے طور پر ایک لاکھ مسلمان مجاہدین اکٹھے کرنے کی جو اپیل کیا تھا اسکو کامیابی ہوتی [illegible] نہ تھی۔ کیونکہ اسوقت تک بہت تھوڑے لوگوں نے بھرتی کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ حالانکہ اس کا اثر " تحریک ہجرت " کی نسبت بہت زبردست اور براہ راست ترکوں کے حق میں ہو سکتا ہے۔ لیکن جہاں تحریک ہجرت کے وقت تمام ہندوستان میں ایک شور بپا ہو گیا تھا۔ قافلوں کے قافلے روانہ ہو پڑے تھے۔ ہجرت کمیٹیاں بن گئی تھیں۔ وہاں اب انگورہ کے لئے بھرتی کی تحریک پر مردنی سی چھائی ہوئی ہے۔ اس کیلئے کوئی جوش نہیں۔ کوئی باقاعدہ کمیٹی نہیں۔ اور جس رفتار سے یا جس رنگ میں کام چلایا جا رہا ہے۔ اسکی نسبت ایک ہمعصر کا اندازہ ہے کہ :-

" اگر پچاس یومیہ کا بھی اوسط رکھ لیا جائے تو ایک لاکھ مجاہدین کی تعداد کہیں پانچ چھ سال میں جا کر پوری ہوتی ہے "

یہ بے دلی کیوں ؟ اس سستی کی وجہ کیا ؟ مسلمانوں کو ایک طرف "خلیفۃ المسلمین" اور مقامات مقدسہ کے متعلق اپنے دعاوی اور دوسری طرف اپنے اس طرز عمل کو رکھ کر دیکھنا چاہیئے کہ ان کے قول اور فعل میں کس قدر تضاد ہے۔ اور پھر دوسری اقوام کے مذہبی جوش اور ولولے کے مقابلہ میں اپنی حالت پر نظر کرنی چاہیئے کہ کتنی گری ہوئی ہے۔ دیکھیئے سکھ صاحبان ایک گوردوارہ پر قبضہ حاصل کرنے کے لئے کس قدر قربانیاں کر رہے ہیں۔ بیسیوں زخمی ہوئے۔ اور اب بیسیوں گرفتار ہو رہے ہیں۔ کیا یہ سمجھا جائے۔ کہ مسلمانوں کو مقامات مقدسہ اور اپنے خلیفہ سے اتنا بھی تعلق نہیں۔ جتنا اکالیوں کو ایک گوردوارہ سے ہے۔ اگر یہی صورت ہے۔ تو وہ کس طرح امید رکھ سکتے ہیں۔ کہ خلافت ٹرکی اور مقامات مقدسہ کے متعلق ان کی دھمکیاں اور ڈراوے موثر ہو سکتے ہیں۔ یا ان کو کچھ وقعت حاصل ہو سکتی ہے۔

اس سے زیادہ نازک وقت سلطنت ٹرکی پر کبھی نہیں آیا۔ جیسا کہ اب ہے۔ اور اس سے زیادہ اخلاص اور تعلق بھی مسلمانان ہند نے خلافت ٹرکی سے کبھی نہیں جتایا جتنا اب جتا رہے ہیں اسلئے اگر اس وقت وہ آرام و آسایش میں پڑے رہے۔ اور ترکوں کی مدد کے لئے گھر سے نکلنے کی جرأت نہ کی۔ تو ان کے تمام دعاوی باطل اور ان کی ساری دھمکیاں بیکار ہو جائینگی۔ انہیں چاہیئے کہ ہجرت سے بھی بہت زیادہ اس کے لئے جوش و خروش دکھائیں۔ کیونکہ ہجرت سے تو سوائے نقصان کے اور کچھ نہ حاصل ہو سکتا تھا۔ لیکن اس سے دنیا پر واضح ہو جائیگا کہ ہندوستان کے مسلمان صرف باتیں بنانا ہی نہیں جانتے بلکہ کچھ کر کے دکھانا بھی جانتے ہیں۔ اور اگر یہ نہیں ہو سکتا تو ٹرکی کو اپنی قسمت پر چھوڑ دیجیئے۔ ایسی جھوٹی محبت اور الفت سے کیا فائدہ ؟

159

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"سوراجیہ کو اخلاقی طاقت سے حاصل کرنے والوں کے اخلاق"

وہ لوگ جو اپنے روحانی زور اور اخلاقی قوت سے انگریزوں کو ہندوستان سے نکال کر خود حکمران بننا چاہتے ہیں۔ ان کے اخلاق اور روحانیات کا اندازہ لگانے کا ذریعہ اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ ان کے اخبارات کو دیکھا جائے۔

اخبار "زمیندار" ان لوگوں کا خاص اخبار ہے۔ اس نے اپنے ۶/ اکتوبر کے پرچہ میں اپنے شریفانہ اخلاق کا جو ثبوت دیا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے لکھتا ہے۔

"برقعہ پوش کا لطف انگیز اور معنی خیز خطاب جو ہمیں بارگاہ "پیسہ اخبار" سے عطا ہوا ہے اس کے متعلق ہم اپنے قدیمی کرم فرما معاصر کے احسانمند ہیں۔ اور اس کی زحمت کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جو جناب "پیسہ اخبار" نے اپنی جدت آفرینی سے ہمیں "برقعہ پوش" بنا کر خواہ مخواہ ہمارا رشتہ کسی شریف بی بی سے جوڑنے کے لئے برداشت کی ہے"

"شریف بی بی" ایک زنانہ پرچہ ہے۔ جو ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار کی لڑکی کے زیر انتظام نکلتا ہے۔

اس تشریح سے زیادہ ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں "زمیندار" کا ایسا غیر شریفانہ حملہ اور "زمیندار" کے ناظرین کی اس پر خوشی کی شہادت ہے اس بات کی کہ ابھی تک یہ لوگ اخلاقی منزل سے کوسوں دور ہیں۔ شریفانہ سلوک کرنا تو الگ رہا۔ شریفانہ کلام کرنے کی بھی اہلیت نہیں رکھتے۔ اگر اسی قسم کے اخلاق کے زور سے سوراجیہ حاصل کرنے کی امید رکھتے ہیں۔ تو سمجھ لیں۔ کہ قیامت تک بھی حاصل نہیں کر سکینگے۔

کیا "مقاومت مجہول" کے اتنے بڑے حامی "زمیندار" کے لئے شرم کا مقام نہیں۔ کہ وہ "برقعہ پوش" کے لفظ کو بھی برداشت نہ کر سکا۔ اور وہ کچھ کہ گزرا جس پر بد اخلاق اور بد اطوار انسان بھی شرم سے گردن جھکا لے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ گورنمنٹ کے مقابلہ میں "خاموش مقابلہ" کا اعلان محض گورنمنٹ کی قوت اور طاقت کے ڈر کے باعث ہے ورنہ جن میں ایک لفظ کی برداشت کی طاقت نہیں اور اس وقت تک چین نہیں آتا جب تک گندے سے گندے الفاظ اس کے جواب میں استعمال نہ کر لیں ان سے اگر گورنمنٹ کے مقابلہ میں کچھ ہو سکے۔ تو کیونکر دریغ کریں۔

کسی قوم کے دنیا میں عزت اور وقعت حاصل کرنے کیلئے شریفانہ اخلاق اور مہذبانہ عادات ہی وہ چیز ہے۔ جو کامیابی کی بنیاد ہوتی ہے۔ لیکن افسوس ہندوستانیوں میں اور خاص کر مسلمانوں میں اس کا نام و نشان نہیں پایا جاتا۔ کاش مسلمان پہلے اپنی اخلاقی حالت کی اصلاح کی فکر کریں۔ اپنے آپ کو حکمرانی کے قابل بنائیں۔ اور پھر حصول حکمرانی کی کوشش کریں۔

دنیا میں مردے زندہ ہو کر نہیں آ سکتے

غیر احمدی اصحاب قرآن کریم کی بعض آیات سے یہ بات نکالتے ہیں۔ کہ مردے اسی دنیا میں دوبارہ زندہ ہو سکتے ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ کا تو یہ معجزہ بتلاتے ہیں۔ کہ وہ جسمانی مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ ہماری طرف سے اس کے خلاف جو دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ ان کا یہ اثر ہوا ہے۔ کہ اب خود مسلمان ماننے لگ گئے ہیں۔ کہ کوئی جسمانی مردہ زندہ ہو کر اس دنیا میں نہیں آ سکتا۔ چنانچہ دہلی کا "صحیفہ اہلحدیث" (جلد ۱ نمبر ۷) لکھتا ہے۔

"صحیح مسلم وغیرہ میں حدیث ہے۔ نبی کریم صلعم مخبر صادق فرماتے ہیں کہ جو شخص مسلمان جو کہ جنت کا مستحق ہے۔ مرجاتا ہے۔ تو وہ پھر دوبارہ دنیا میں آنے کی تمنا نہیں کرتا۔ چونکہ وہ دنیا کی تکالیف سے نجات پا کر بڑی نعمتوں اور عیش و آرام میں مشغول ہو جاتا ہے۔ سوا شہداء کے کہ اللہ پاک ان سے کہتا ہے۔ کہ اے میرے بندو مجھ سے مانگو جو مانگنا ہو جب اللہ پاک ان سے بار بار مانگنے کا تقاضا کرتا ہے۔ تو کہتے ہیں کہ اے پروردگار ہمیں پھر دوبارہ دنیا میں لوٹا دے تاکہ تیرے راستہ میں ہم پھر شہید کر دیئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے۔ کہ یہ تو نہیں ہو سکتا۔ اس بات کا فیصلہ ہو چکا ہے کہ انهم الیها لا یرجعون یعنی جو دنیا سے وفات پا کر یا مقتول و شہید ہو کر آ گئے وہ پھر لوٹ کر دنیا میں ہرگز نہیں جائینگے"

وقت آئیگا کہ مسلمانوں کو اسی طرح ان دوسرے مسائل کی صحت کا بھی اقرار کرنا پڑیگا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کئے ہیں۔

ہندو عورتیں اور پردہ

معاصر "بندے ماترم" ہندو عورتوں کی بے جا آزادی کے نقصانات پر جو "فحش کلامی اور بدتہذیبی" کی حد تک پہنچے ہوئے ہیں "حیرت۔ رنج۔ غصہ اور افسوس" کا اظہار کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"ہائے افسوس ہندو عورتیں رسم پردہ کی عدم موجودگی کا ناجائز فائدہ اٹھاتی ہیں۔ ان پر کسی قسم کی پابندی نہیں"

کیا یہ عجیب بات نہیں۔ کہ اسلام کا وہ حکم جس پر مخالفین اسلام ہمیشہ سے اعتراض کرتے آئے ہیں۔ اور جس کو عورتوں پر ظلم قرار دیتے رہے ہیں۔ اب اپنے ہاں اسی کی عدم موجودگی پر افسوس کر رہے ہیں۔

اگرچہ ہندوؤں کے لئے اب اپنی عورتوں میں پردہ کو رواج دینا آسان کام نہیں۔ کیونکہ ہندو عورتیں آزادی کی جس حد تک پہنچ چکی ہیں۔ اس سے لوٹنا وہ گوارا نہیں کرینگی لیکن اگر مسلسل کوشش سے کام لیا جائے۔ تو اس قسم کی خرابیوں کی جن کا ذکر "بندے ماترم" نے کیا ہے۔ کچھ نہ کچھ روک تھام ضرور ہو سکتی ہے۔ اگر ہندو صاحبان آئے دن کے ایسے واقعات سے قطع نظر کر کے کہ کمبھ کے میلہ میں سات سو نوجوان لڑکیوں اور عورتوں کے گم ہو جانے کے افسوسناک واقعہ سے بھی عبرت نہ پکڑیں۔ اور عورتوں کے متعلق ایسا انتظام نہ کریں۔ کہ وہ مردوں کے ساتھ کھلم کھلا نہ مل سکیں۔ تو یہ ثبوت ہوگا اس امر کا۔ کہ ہندو صاحبان سوشل خرابیوں کے انسداد کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ یا ان کا مذہب انہیں ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

ایک خطبہ کی تشریح

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

۲۲ ستمبر ۱۹۲۲ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں بسبب اس کے کہ مجھے متعدد لوگوں کے ذریعہ یہ بات معلوم ہوئی ہے۔ کہ پچھلے جمعہ پر جو خطبہ پڑھا گیا۔ اس سے بعض کو بعض غلط فہمیاں ہوئی ہیں۔ اس لئے آج کے خطبہ میں اسی کے متعلق بعض باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔

میرے نزدیک بعض لوگوں کو اس خطبہ کے سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی ہے۔ متعدد قسم کی روائتیں میرے تک پہنچی ہیں۔ مگر بوجہ اس کے کہ ان کا مضمون اپنی ذات میں ہی یہ بتانے کے لئے کافی تھا۔ کہ غلط فہمی ہو گئی ہے۔ آگے یہ مناسب نہیں سمجھا۔ کہ خطیب سے پوچھوں۔ کہ خطبہ کا کیا مفہوم تھا۔ کیونکہ ذرا سے غور کرنے سے بات حل ہو جاتی ہے۔

بعض نے اس خطبہ کا مفہوم یہ سمجھا ہے۔ کہ خطیب نے لوگوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ باہر جو مبلغ بھیجے جاتے ہیں۔ ان کے بھیجنے میں بعض نقص ہیں۔ لوگوں کو چاہئے کہ اس معاملہ کو خلیفہ تک پہنچائیں۔ مگر میرے نزدیک یہ مفہوم درست نہیں۔ میرا اس سے یہ مطلب نہیں۔ کہ اس خطبہ سے یہ سمجھنے کی گنجائش نہیں ہوگی۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ بعض دفعہ ایک بات بیان کی جاتی ہے۔ اور اس سے ذہن اس طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ جس طرف منتقل کرانا بات کرنے والے کا منشا نہیں ہوتا۔ پھر میں یہ اس لئے کہتا ہوں۔ کہ خطیب کا وہ منشا نہیں ہو سکتا۔ جو سمجھا گیا ہے۔ کہ قادیان کے رہنے والے اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ مبلغوں کے متعلق جس قسم کی کوئی خبر ہو۔ وہ پہلے مجھ تک پہنچتی ہے۔ اور پھر کسی اور کو ہوتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ڈاک کا انتظام

باہر کے لوگوں میں سے بعض غلطی سے سمجھتے ہیں۔ کہ میری ڈاک پہلے اوروں کے پاس جاتی ہے۔ اور پھر وہ مجھے خطوط سناتے ہیں۔ حالانکہ اس کے متعلق میں نے اتنی احتیاط رکھی ہوئی ہے۔ کہ پہلے سارے خطوط میرے پاس آتے ہیں۔ اور پھر دفتر میں جاتے ہیں۔ اور اس طرح مجھے دوگنا کام کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ دفتر والے پھر وہی خطوط مجھے سنا کر ان کے جواب پوچھتے ہیں۔ اگر وہ پہلے ہی پڑھ کر میرے سامنے خطوط پیش کریں۔ تو کم از کم دو گھنٹہ روزانہ میرا وقت بچ سکتا ہے۔ مگر میں نے اس لئے کہ تا کوئی یہ نہ کہے۔ کہ میرا خط خود نہ پڑھا۔ یہ طریق رکھا ہوا ہے۔ کہ سارے خطوط پہلے خود پڑھتا ہوں۔ اور پھر دفتر میں بھیجتا ہوں۔ اور اگر کوئی بند خط دفتر میں چلا جائے۔ تو ان کو ہدایت ہے کہ اس کو اسی طرح واپس کریں۔ چنانچہ دفتر ڈاک والے اس قسم کے خط واپس میرے پاس بھیج دیتے ہیں۔ تو بعض باہر کے لوگوں کو غلطی لگتی ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے خطوط براہ راست میرے پاس نہیں پہنچتے۔ چنانچہ ہر مہینہ دس پندرہ خطوط اس قسم کے آجاتے ہیں۔ جن میں بڑی لجاجت کے ساتھ دفتر ڈاک والوں کو لکھا ہوتا ہے۔ کہ مہربانی کر کے میرا سارا خط حضرت صاحب کو سنا دیں۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ میں خود سارے خطوط پڑھتا ہوں اور اب تو یہ انتظام کر دیا گیا ہے۔ کہ بکس ڈاک خانہ میں جاتا ہے۔ اس کی ایک چابی میرے پاس ہوتی ہے۔ اور ایک پوسٹ ماسٹر کے پاس وہ بکس میں سارے خطوط ڈال کر تالا لگا دیتا ہے۔ اور پھر میں خود اس کو کھولتا ہوں۔

سلسلہ کے متعلق خبریں پہلے خلیفۃ المسیح کے پاس آتی ہیں

پس جبکہ تمام قادیان کے لوگ اس بات سے واقف ہیں۔ کہ سب خبریں پہلے میرے پاس آتی ہیں۔ اور اس سے مولوی (سرور شاہ) صاحب بھی واقف ہیں۔ تو ان کے خطبہ سے وہ مفہوم نکالنا جس کا میں نے پہلے ذکر کیا ہے۔ غلطی ہے۔ اگر باہر مبلغ کوئی غلطی کریں تو ان کی غلطی کا سب سے پہلے علم مجھے ہوگا۔ اور کسی کو نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ اس علم کے دو ہی ذریعہ ہیں۔ یا تو یہ کہ مبلغ خود خط لکھ دے۔ کہ میں نے ایسا کیا ہے۔ یا اور کوئی احمدی جو وہاں ہو۔ وہ خط لکھ دے۔ اور یہ صاف بات ہے۔ کہ مبلغ خط لکھیگا۔ تو مجھے ہی لکھیگا۔ اور اگر کسی اور نے اس کی شکایت کرنی ہوگی۔ تو وہ بھی میرے پاس ہی کریگا۔ کیونکہ مبلغوں کی غلطیوں کا علم حاصل کرنے کا ایک ہی [illegible] ہے۔ اور وہ میں ہوں۔ اس لئے پہلے مجھے علم ہوگا۔ اور پھر اوروں کو میرے ذریعہ علم ہوگا۔ میں سناؤں تو وہ سنینگے۔ ورنہ نہیں اور جس قدر میں سناؤں اسی قدر انہیں علم ہو سکتا ہے اس سے زیادہ نہیں۔ چنانچہ بعض جب دوسروں کی نسبت ایسی باتیں لکھ دیتے ہیں۔ جن کے متعلق میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ غلطی پر ہیں۔ تو ان کو میں بیان نہیں کرتا۔ اور نہ وہ اوروں کو معلوم ہوتی ہیں۔ مثلاً مفتی (محمد صادق) صاحب کے متعلق ہی کسی نے شکائتیں لکھیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے پہلے ہی رؤیا میں بتا دیا تھا کہ ایسا کہا جائیگا جو ٹھیک نہیں۔ اس لئے جب خط آئے تو میں نے چاک کر دئے۔ اور دفتر ڈاک میں نہیں بھیجے۔ اور ان کو بھی معلوم نہیں۔ کہ کیا باتیں تھیں۔ ان کا اگر کوئی حصہ ظاہر کیا تو میں نے خود کیا۔ اور کسی کو بطور خود کوئی بات معلوم نہیں ہو سکتی تھی۔

مولوی (سرور شاہ) صاحب کو بھی چونکہ براہ راست کوئی علم نہیں ہو سکتا۔ میرے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے وہ یہ بات نہیں کہہ سکتے تھے۔ جو سمجھی گئی ہے۔

مبلغوں کا تقرر

پھر بعض کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے۔ کہ مولوی صاحب نے مبلغوں کے آئندہ تعین کے لئے کہا ہے۔ کہ ایسے مبلغ مقرر کریں۔ جو دین سے واقف ہوں۔ گو خطبہ میں ایسے الفاظ بھی ہوں۔ جن سے یہ سمجھا جا سکتا ہو۔ مگر میرے نزدیک مولوی صاحب کا یہ بھی مفہوم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مبلغ لوگ مقرر نہیں کرتے۔ بلکہ میں کرتا ہوں۔ اور جن کو تبلیغ کے لئے بھیجا ہے۔ خلیفہ نے بھیجا ہے۔ مجھ سے پہلے اگر کوئی بھیجے گئے۔ اور وہ ایک ہی [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چودہری فتح محمد - وہ حضرت خلیفہ اول کے اشارہ سے بھیجے گئے تھے - اور اب بعض میرے اشاروں سے بھیجے جاتے ہیں - بعض کے متعلق میں نے مشورہ لیا - مگر ایسے بھی ہیں - جن کے متعلق میں نے مشورہ نہیں لیا - بہر حال نہ ان کے بھیجنے میں کسی کا تعلق ہے - نہ ان کے واپس بلانے میں - زیادہ سے زیادہ اگر کچھ تعلق ہے - تو یہ کہ میں ان سے مشورہ لوں - اور وہ مشورہ دیدیں - اسلئے مولوی صاحب یہ بھی نہیں کہہ سکتے -

انگریزی خواں دین سے واقفیت پیدا کریں

گو میں اس خطبہ میں موجود نہ تھا - لیکن میرے نزدیک ان کا مفہوم وہی تھا - جو بعض مشکلات کی وجہ سے میں نے خود بیان کیا تھا - اور وہ یہ کہ ہماری جماعت کے انگریزی خواں دین سے واقفیت پیدا کریں - کیونکہ غیر ممالک میں تبلیغ کیلئے وہی بھیجے جا سکتے ہیں - جو انگریزی داں ہوں - علماء کام نہیں کر سکتے - ولایت امریکہ - جرمن - وغیرہ علاقوں میں انگریزی دان ہی کام کر سکتے ہیں - مگر وہ دین سے ایسے واقف نہیں ہوتے جیسے ایک عالم - اس لئے خطرہ ہو سکتا ہے کہ وہ ایسی باتیں بھی بیان کر دیں - جو لوگوں کے لئے ٹھوکر کا باعث ہوں - آج سے تین سال قبل میں نے اسی جگہ کھڑے ہو کر بتایا تھا کہ انگریزی خوانوں کو چاہیئے کہ دینی مسائل سے واقفیت پیدا کریں - تاکہ جب تبلیغ کے لئے جائیں - تو کسی کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ ہوں -

یہ مفہوم تھا - جس پر زور دینے کے لئے انھوں نے مختلف پہلو بیان کئے - اور ایسا ہو جاتا ہے کہ کسی بات کے مختلف پہلوؤں پر زور دینے کے لئے جب کوئی روشنی ڈالتا ہے تو اس سے غلطی بھی ہو جاتی ہے - یہ بات بالکل درست ہے - کہ ہماری جماعت کے انگریزی خواں دین سے کم واقف ہیں - اسی وجہ سے میں نے اس سال درس قرآن رکھا تھا اور اگست کا مہینہ اسی لئے تجویز کیا تھا - تاکہ انگریزی خواں شامل ہوں - صحت کے لحاظ سے اور مہینے اس سے اچھے تھے - مگر اس میں چونکہ کالجوں والے بھی شامل ہو سکتے تھے - اس لئے اسی میں درس دیا - ورنہ اگست کا مہینہ صحت اور محنت کرنے کے لحاظ سے اچھا مہینہ نہیں ہوتا - شدید گرمی ہوتی ہے - پسینہ آتا ہے - راتوں کو کام نہیں کیا جا سکتا - برسات کی وجہ سے تکلیف اور بڑھ جاتی ہے - مگر انگریزی خوانوں اور کالجوں کے طلباء کے لئے یہی رکھا - تاکہ وہ بھی شامل ہو سکیں - درس کے بعد جب میں نے دعوت کی - اور بعض دوستوں نے کہا کہ درس کا وقت بدل دینا چاہیئے - تو ان کو میں نے یہی جواب دیا - کہ آپ لوگ تو اور مہینوں میں بھی آ سکتے ہیں - لیکن کالجوں والے نہیں آ سکتے - اس لئے یہی مہینہ مناسب ہے ۔

پس اس میں کوئی شک نہیں - کہ ایسے لوگ ایک دن میں تو تیار نہیں ہو سکتے - جو انگریزی دان بھی ہوں - اور مسائل دینیہ سے بھی واقف - اسلئے گھبراہٹ ضرور ہوتی ہے -

نومسلموں کو عملی طریق میں چلانے کیلئے انتظام

جب تک ابھی سے ایسے لوگ تیار کرنے کی فکر نہ کریں - جو علم دین اور فقہ کے مسائل سے واقف ہونے کے ساتھ ہی انگریزی دان بھی ہوں - ڈر ہے کہ جب نومسلموں کا وہ فریق تیار ہو گا - جو دین پر عملی طریق سے چلے گا - تو کیا کرینگے مگر میں نے اس کے لئے ایک تدبیر کی ہے - اور وہ یہ ہے کہ اب جو مبلغ تیار ہو رہے ہیں - ان کو کام کرنے والے مبلغوں کے ساتھ لگا دینگے - مثلاً مبارک علی صاحب ولایت میں کام کر رہے ہیں - ان سے زیادہ اچھی طرح یہ مبلغ مسائل سمجھا سکتے ہیں - مگر انگریزی زبان نہیں جانتے - اس لئے ان کے ساتھ بطور نائب ایک کو لگا دیا جائیگا جو ساتھ ساتھ زبان سیکھے - اور مسائل سکھا سکے - چنانچہ اسی سلسلہ کے ماتحت یہاں کے واقف لوگ جانتے ہیں - کہ مولوی جلال الدین صاحب کو ولایت کے لئے مقرر کیا ہوا ہے - ان کو انگریزی نہیں آتی - اس لئے پہلے پہل تو مبلغ دینی مسائل میں ان سے مشورہ لے کر کام کرتے رہینگے - اور یہ زبان سیکھتے رہینگے - جو چھ ماہ یا سال میں اتنی آ جاتی ہے - کہ باتیں کر سکیں - اور پڑھانے کے لئے باتیں کر لینا ہی کافی ہوتا ہے - اور دو سال میں لیکچر دینے کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے ۔

انگریزی خوانوں سے خطاب

مگر باوجود اس کے میں یہی کہوں گا - کہ اس طرح کام تو چل جائیگا - مگر فرج دُگنا کرنا پڑے گا - یعنی جہاں ایک آدمی کو کام کرنا چاہیئے - وہاں دو دو کو رکھنا پڑیگا - اس لئے انسب تو یہی ہے - کہ انگریزی خوان نوجوان ایک حصہ دین کا بھی ضرور سیکھیں - اور وقت آ گیا ہے - کہ اس کام شروع کر دیا جائے - چنانچہ تین نوجوان اسی سال بی اے پاس کر کے آئے ہیں - کہ ان کو دین کا علم پڑھایا جائے - ان کے لئے ایسا کورس تیار کیا گیا ہے - جس سے دو تین سال میں اتنی قابلیت پیدا ہو جائے کہ ایک محدود دائرہ میں کام چلا سکیں مگر کام کے لحاظ سے پھر بھی وہ بہت کم ہیں - پس جو اصل مفہوم ان کے خطبہ کا تھا - اور جس کے سوا دوسرا کوئی ذہن میں نہیں آ سکتا - وہ اس قابل ہے - کہ اس کی طرف توجہ کیجائے اور نہ صرف یہ کہ نوجوان اس کی طرف متوجہ ہوں - بلکہ وہ بھی جو اپنا کاروبار کرتے ہیں یا دفتروں میں ملازم ہیں وہ ابھی سے اس طرف توجہ کریں - کیونکہ علم ایک دن میں نہیں سیکھا جا سکتا - پس وہ لوگ جو دین کی تبلیغ کے لئے غیر ممالک میں جا سکتے ہیں - خواہ وہ ملازم ہوں - یا کوئی کاروبار کرتے ہوں - انہیں کیا پتہ ہے - کہ کب ان کو اشاعت دین کے لئے جانا پڑے - اگر ایسا وقت آ گیا - تو وہ کیا کرینگے ان کو سلسلہ کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو ریزرو مبلغ سمجھنا چاہیئے - جیسا کہ فوجوں کے سپاہی ریزرو ہوتے ہیں وہ سال میں ایک دفعہ جاتے - اور جا کر پریکٹس کر آتے ہیں - لیکن جب جنگ کا موقع آئے - تو سب جمع ہو جاتے ہیں - کیوں اسی لئے کہ وہ اپنی پریکٹس جاری رکھتے ہیں اگر وہ لوگ جو ملازمتیں کرتے ہیں یا کوئی اور کام اگر پندرہ منٹ بھی روزانہ دین سیکھنے کے لئے نکالیں تو چار پانچ سال میں اتنی واقفیت پیدا کر سکتے ہیں کہ کام چلا لیں اور مسائل میں باریک اختلاف تو رہتے ہی ہیں - حتیٰ کہ ایک امام بھی دوسرے امام کی بات نہیں مانتا - کیوں شافعی - ابوحنیفہ کے خلاف اور ابوحنیفہ امام حنبل کے خلاف بعض باتیں بیان کرتے ہیں - اسی لئے کہ ایک دوسرے کی بات نہیں مانتا - اور ایسی باتوں میں اختلاف چلا ہی جاتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور یہ تو ہے کہ نبی کے سوا خواہ کوئی انسان ہو۔ خواہ خلیفہ ہو۔ خواہ امام ہو۔ خواہ صوفی ہو۔ خواہ مولوی ہو اس کے متعلق ہر وقت احتمال ہے کہ غلطی کر سکتا ہے۔ اور ہو نہیں سکتا۔ کہ اس کے سارے اجتہاد درست ہوں۔ حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ۔ حضرت علیؓ کے سارے مسئلے درست نہیں ہوتے تھے۔ کئی مثالیں ملتی ہیں کہ فلاں فتویٰ ابوبکرؓ کا عمرؓ کے خلاف تھا۔ اور حضرت عمرؓ نے ایک مسئلہ غلط کر دیا۔ حالانکہ وہ بہت موٹا مسئلہ ہے جو یہ ہے۔ کہ عورت سے تعلق کرنے سے منی خارج نہ ہو تو غسل واجب ہے۔ مگر حضرت عمرؓ نے اس کے خلاف فتویٰ دیا ہے۔ تو اس قسم کے اختلاف ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہینگے۔ مگر یہ ایسے اختلاف نہیں جن سے دین میں رخنہ پڑے۔

انگریزی خوانوں کے لئے دینی تعلیم کا کورس

پس تھوڑی محنت کر کے بھی دین کا علم حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر لوگ اس کے لئے تیار ہوں۔ تو کورس میں بنا کر دے سکتا ہوں۔ اس کے لئے عربی کی بھی ضرورت نہیں اردو میں ہی سیکھ سکتے ہیں۔ اگر ہماری جماعت کے انگریزی خوان لوگ تیار ہوں۔ تو میں ایسا کورس تیار کر کے دے سکتا ہوں کہ پندرہ منٹ روزانہ دیکر چار پانچ سال میں کام چلانیوالے بن سکتے ہیں۔ مگر یہ ضروری ہے۔ کہ بہت محنت سے کام کریں۔ یہ نہیں۔ کہ ویسے ہی اتنی قابلیت پیدا کر سکیں گے معمولی سے معمولی کام بھی بغیر محنت کے نہیں آ سکتا۔ دیکھو ترکھان کا کام ایک موٹا کام ہے۔ مگر بی اے پاس بھی ہو۔ جو معقول تنخواہ لیتا ہو۔ تو اسے نہیں کر سکیگا۔ بات یہ ہے کہ موٹے کام بھی محنت سے آتے ہیں۔ اگر لوگ دین کا علم سیکھنے کے لئے محنت کرینگے۔ تو کچھ بن سکیں گے اور انگریزی خوان کیا ہمارے تو بچہ بچہ کو دین سے واقف ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہی قوم محفوظ ہو سکتی ہے۔ جس کا کوئی فرد ناواقف نہ ہو۔ پس وہ جو باہر تبلیغ کے لئے جائیں وہ تو الگ ہے۔ ہمارے تو ہر ایک فرد کو ایسا ہونا چاہیئے کہ مسائل دینیہ سے واقف ہو۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہماری جماعت کے سارے لوگ ایسے ہوں جو خود [illegible]

عربی قصیدہ

ذیل کا قصیدہ اسکندریہ کے ایک صاحب نے ارسال فرمایا ہے۔ جو دفتر ٹیلیگراف اسکندریہ میں کام کرتے ہیں۔ ناظرین کرام کو چاہیئے۔ کہ صاحب قصیدہ کے اخلاص اور محبت پر نظر فرما کر ابیات ذیل کو ملاحظہ فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصدیق کے لئے کیسی کیسی مخلص اور سعید روحوں کو دیار بعیدہ سے حق کی طرف کھینچ رہا ہے۔

اللہ اکبر ماذا انت منتظراً لہ
تاتی عباد الھم فی الذکر برھانا
اللہ اکبر ھم الاحباب ان لھم
من الالہ ثوابا ثم رضوانا
مستمسکین بنور اللہ ان حضروا
تری الشیطان ولی وھو غضبانا
معتزین من ان جمعت بالکرم
ھم الکرام لھم فی الدین وجدانا
ھم الاصفیاء تراھم منہ یتبعھم
الاحمدی الامام القطب احسانا
ذی المعجزات التی کانت مفاخرھا
بین الملوک وبین الانس والجانا
ھو المسیح ھو المھدی بلا شک
ومن یکابر ذالک فھو کفرانا
لقد اتانا وادھش کل ذی عقل
بعلم صحیح لکتاب اللہ تبیانا
ھو المسیح بروح اللہ قوتہ
ھو الآیۃ الکبریٰ لرسول اللہ ازمانا
یھدی لدین محمد غیر منحرف
عن الکتاب وعن سنتہ امانا
فھو خلیفۃ خیر الخلق فی خلق
وفی خصال وفی قول وسلطانا

ھنیئاً لنا معشر الاخوان ان لنا
من الایمان ودعا فھو من دانا
نحن الاحمدیون العز ذوی شیم
متحلین بتقوی اللہ صنوانا
لنا قلوب بحب اللہ عامرۃ
عن المعاصی یقیناً فھی تنھانا
یارب ان ذنوبی انت اعلمھا
کثیرۃ مثل موج البحر اوزانا
لکن عفوک یا اللہ اوسع منہ
تلک الذنوب فھب یارب غفرانا
والطف بوصفی فی الدارین مکرمۃ
الاحمدی الذی فی الدین دیانا
والاحمدیین جمیعاً این ما وجدوا
وحیث ما کانوا فھم فی اللہ اخوانا
یارب صل علی المختار ذی شرف
المصطفیٰ المجتبیٰ ھو خیر انسانا
واماما احمد المسیح سیدنا
وملاذنا وقت الکروب لدنیانا

(مکتوب)

نماز میں راگ کا استعمال

ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھا کہ مجھ میں خود بخود یہ ملکہ پیدا ہو گیا ہے کہ اگر کوئی گاتا ہو۔ تو اس کی اُسی لَے میں فوراً نقل اتار سکتا ہوں۔ میں اس ملکہ سے فائدہ اٹھا کر نماز اور دعا میں سوز و گداز پیدا کرنے میں مدد لیتا ہوں۔ اور دھیمی آواز سے اس کو استعمال کر لیتا ہوں۔ مگر اس وجہ سے کہ کہیں صراط مستقیم کو نہ چھوڑ بیٹھوں۔ استدعا کرتا ہوں کہ براہ کرم مجھے آگاہ فرمایا جائے کہ میں راگ و اشعار وغیرہ سے کہاں تک فائدہ اٹھا سکتا ہوں۔

حضور نے اس کے جواب میں لکھوایا۔ راگ کا استعمال کرنا۔ نماز اور دعا میں مکروہ ہے۔ علاوہ نماز کے بھی راگ برا اثر ڈالتا ہے۔ اس سے قوت۔ فہم اور فراست باطل ہو جاتی ہے۔ مگر خوش الحانی منع نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے [illegible]

161

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھنگریالے گیسو بھی گئے اور امام مہدی بھی نہ ملے

خواجہ حسن نظامی کی محرومی

خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی نے شروع سال ۱۳۴۲ھ میں نہایت شوق، خوشی اور فخر کے ساتھ اپنے رسالہ "دین و دنیا" ماہ اکتوبر ۱۹۲۳ء میں بعنوان "میں نے سر کے بال کٹوا دیئے" ایک مضمون لکھا تھا۔ جس کو رسالہ مذکور کے خریداروں نے تو ضرور پڑھا ہوگا۔ اور شاید خواجہ صاحب کے ارادت مندوں نے مرحبا اور سبحان اللہ کے نعرے بھی لگائے ہونگے۔ اور سال بھر تک حضرت امام مہدی صاحب کی آمد کے انتظار میں لگے رہے ہونگے۔ لیکن اب جبکہ سال ۱۳۴۲ھ ان کی جھوٹی امیدوں کو خاک میں ملا کر ختم ہو چکا ہے۔ کیا وہ قلم اور زبان سے اس مضمون کو دہرا سکتے اور اس کا ذکر پبلک کے سامنے لا سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ مگر اب تو خواجہ صاحب اپنے بال کٹے سر کو پیٹتے اور مضمون لکھنے والے ہاتھ کو کاٹتے ہونگے۔ جس کے جبا زرے (?) کا مضمون لکھنا تو انہیں ایک کھیل نظر آتا تھا۔ لیکن اس قسم کے مضامین جو ان کے یقین اور ایمان اور معتقدات کی بنیاد لوگوں کے سامنے اکھیڑ پھینکنے والے ہیں۔ اہل دانش و عقلمند لوگوں کی نظر میں ان کے تمام مضامین کی وقعت پرکاہ کے برابر بھی رہنے نہیں دیتے۔ مضمون محولہ بالا کا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"میں نے سب سے پہلے ۱۹۰۸ء میں سر پر بال رکھے تھے۔ ۱۹۱۳ء میں مرض سرسام کے سبب کٹ گئے۔ پھر اس وقت سے آج پورے آٹھ برس یہ بال میرے سر پر رہے۔ مگر دو محرم ۱۳۴۲ھ کو جبکہ میری سالگرہ کا دن تھا۔ اور میں حسب قاعدہ قدیم گزشتہ سال کے اعمال کا حساب ضمیر کے سامنے کر رہا تھا۔ ضمیر نے مجھ سے کہا تیری عمر ۴۲ سال کی پوری ہوئی۔ اور ۴۳ واں سال شروع ہوا۔ اب تو ریا اور نمود اور نفس کی ہر گزروی (?) کو آزاد ہو جا۔ کہ حضرت امام مہدی کی غلامی وہی کر سکیگا۔ جو ظاہر و باطن یکساں رکھتا ہو۔ میں نے ضمیر کو جواب دیا۔ یہ بال ریا اور نمود کے خیال سے نہیں رکھے۔ بلکہ میری گردن بہت پتلی اور بدصورت ہے۔ اس کا عیب چھپانے کو بال رکھے ہیں۔ ضمیر نے کہا۔ مگر خلقت ان بالوں ہی کی وجہ سے تجھ کو بزرگ اور درویش خیال کرتی ہے۔ اور تیرا نفس بارہا اس کو محسوس کرتا ہے۔ کہ بالوں کے حسن و خوشنمائی سے میں ممتاز اور یکتا نظر آتا ہوں۔ یہ اعتراض سنکر میں نے ندامت سے سر جھکا لیا۔ کہ ضمیر کا یہ قول غلط نہ تھا۔ سچ فرمایا خدا تعالے نے بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ ولو القی معاذیرہ یعنی انسان اپنے نفس کو خوب جانتا ہے۔ خواہ کسی طرح کے عذر پیش کرتا ہی جاوے۔ (تحریر عبدالشکور) اور خیال آیا کہ اسی واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے شہرت کا لباس پہنا اس پر لعنت ہے۔ میرے بال بھی شہرت کی چیز ہیں۔ اس لئے لعنت سے بچنے کیلئے ان کا کٹوانا ضروری ہے۔ گھر والے اور تمام احباب نہایت سختی سے مخالفت کرتے رہے۔ مگر میں نے حجام کو بلا کر بال کٹوا دینے کا حکم دیدیا۔ لوگوں نے حجام کو اشارہ کر دیا تھا۔ اس نے بھی بال تراشنے میں ذرا لیت و لعل کیا۔ مگر میرے اصرار کے سبب مجبور ہو گیا۔ اور پانچ منٹ کے اندر گھونگریالے گیسو سر سے کٹ کر دامن میں آ گئے۔ اسی وقت میری روح اطاعت اخلاص خدا و نبی کے جذبے سے وجد میں آ رہی تھی۔ بالوں کا کٹوانا یا رکھنا ایسی اہمیت کی چیز نہیں ہے۔ کہ اس کا ذکر یہاں کیا جاتا۔ مگر میری دیرینہ اور مقررہ وضع داری میں انقلاب پیش آیا تھا۔ اس واسطے اس کا ذکر ضروری معلوم ہوا۔ میں نے یہ بال ان پانچ آدمیوں کو بھیج دئے۔ جن کے نام اور پتے درج ہیں۔ یہ بال برکت اور تعظیم کے لئے نہیں ہیں۔ بلکہ میری اخلاص مندی کی نشانیاں ہیں۔ جو میں ان لوگوں سے رکھتا ہوں۔ جنکو یہ دئے گئے۔ میں نے ان کو وہ چیز دی ہے جو آٹھ برس میرے سر پر رہی۔ وہ میرے حرص و نفس پرستی کے جذبات کا شکار بھی ہوا۔ اور جس نے خدا کو دیکھ کر خدا میں سما کر اور خدا کو اپنے اندر چھپا کر بارہا لاہوتی سجدے بھی کر لئے۔ یہ ایک آدمی کے بال ہیں۔ اور آدمی بھی ایسا جس کے سر میں عقل کم تھی۔ اور دنیا کے خیالات بھرے ہوئے تھے۔"

خواجہ صاحب کے مضمون کا اقتباس مندرجہ بالا غور سے پڑھیئے۔ اگرچہ ان کے بوقلمی جذبات اور رنگ برنگ کے خیالات کا بخوبی پتہ لگ سکتا ہے۔ اور جس تکلف سے انہوں نے اپنا ظاہر اور باطن یکساں بنانے کی بے سود کوشش کی ہے۔ اس کا اظہار ان کے ایک ایک لفظ سے ہو رہا ہے۔ لیکن ہم اس مضمون سے صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ اس زمانہ کے ایک مشہور پیر صاحب جنہوں نے رسالہ قیامت نامہ میں سنہ ہجری کے حالات اور امام مہدی کے ظہور کے متعلق اپنی تحقیقات اور سلف کے علماء اور فقراء کی زبانی بڑے وثوق سے پیشگوئیاں درج کر کے خلق خدا کو راہ راست سے بہکانے اور ان کی نظر دوسری طرف لگا دینے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا تھا۔ ان کی ساری تحقیقات کا خلاصہ اور نچوڑ باطل ہو گیا۔ یعنی ۱۳۴۲ھ ختم بھی ہو گیا اور امام مہدی نہ آیا جسکی انہیں انتظار رہی۔ خواجہ صاحب نے اور ان کے مریدوں کو بڑا انتظار کرنا پڑا تھا۔ مگر ان کا ظاہر و باطن یکساں نہیں۔ اسلئے انہیں امام مہدی کی غلامی نصیب نہیں ہوئی۔ اور جب تک اس نقص کو دور نہ کریں گے۔ اور سچے دل سے ایمان لانے کو تیار نہ ہونگے۔ اس وقت تک محروم ہی رہینگے۔

خواجہ صاحب لکھ رہے ہیں۔ کہ سر کے بال کٹوانا تو آسان ہے۔ اگر انہیں جڑ سے بھی منڈوا دیں۔ تو اس قسم کے چالاک لوگ امام مہدی کی غلامی کے قابل نہیں بن سکینگے۔ اس کے لئے دل کی صفائی کی ضرورت ہے۔ خواجہ صاحب اس کا بھی تجربہ کریں۔ خاکسار محمد عبداللہ بوتالوی منتظم (?) قادیان

بذریعہ رؤیا قبول احمدیت کی تحریک

بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ فدوی کا والد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں حضور کے حلقہ بگوشوں کے زمرہ میں شامل تھا۔ اور فدوی کی پیدائش سے کچھ عرصہ پہلے اس جہان فانی سے رحلت کر گیا تھا۔ جس کے باعث فدوی کو غیر احمدی رشتہ داروں کے زیر اثر رہ کر احمدیت سے محروم ہونا پڑا۔ لیکن اللہ کریم نے اس عاجز میں طلب حق کا مادہ رکھا تھا جس کے باعث میں عمر بھر مختلف فرقوں کے لوگوں کے ساتھ تبادلہ خیالات کرتا رہتا تھا۔ ایک دن فدوی ایک احمدی کے ساتھ دیر تک مذہبی معاملات پر بات چیت کرتا رہا۔ اس رات کو خواب میں فدوی کو اپنے والد صاحب مرحوم کی ملاقات ہوئی جس میں انہوں نے فرمایا۔ کہ میں نے تو تم کو پیدا ہونے سے پہلے مسیح موعود علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر))

اشتہار فروخت زمین

نمبری خسرہ ذیل

۱۱۷۶	تعدادی	۱۱ مرلہ -	۱۴ کنال
۱۱۷۷	"	۵ -	۱۰
۱۱۷۸	"	۴	۲۰

متصل کوٹھی نواب صاحب کھارہ کے راستہ پر میں فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ زمین ان سب نمبروں کی زرعی ہے۔ اس وقت سب زمین مزروعہ ہے۔ چونکہ اس طرف آبادی بھی بڑھ رہی ہے۔ اسواسطے اس میں آبادی بھی ہو سکتی ہے۔

سالم نمبر بھی فروخت کئے جا سکتے ہیں۔ اور ٹکڑہ وار بھی۔ جو صاحبان خرید نا چاہتے ہوں۔ وہ خیر الدین وثیقہ نویس سے قادیان میں گفتگو کر سکتے ہیں۔ (خان بہادر) مرزا سلطان احمد

اطلاع

مرغ کی گولیاں

ہم نے احباب کی سفارش پر ایک بچہ مرغ کو ہر تالی ارشنگرف کی غذائی شروع کی ہوئی ہے۔ جسکو ذبح کر کے روغن گاؤ میں بریاں کر کے گولیاں بنائی جاوینگی۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ ماہ نومبر ۱۹۲۲ء میں تیار ہو جاوینگی جن کے استعمال سے تمام اعضاء رئیسہ میں از سر نو طاقت آجاتی ہے۔ اور بوڑھوں کو عالم شباب میں لے آتی ہیں۔ علاوہ ازیں درد ریح وغیرہ کو بھی مفید ہیں۔ احباب فوراً درخواستیں بھیجدیں۔ تاکہ ہم تیار ہوتے ہی ان کو خود بخود بذریعہ ڈاک وی پی ارسال کر دیں۔ قیمت بحساب ہر فی درجن پوری خوراک چالیس روز کی ۱۲ روپیہ اور علاوہ محصولڈاک وغیرہ (۸؍) بذمہ خریدار ہوگا۔

نوٹ:۔ جو احباب پوری خوراک چالیس یوم کی طلب کرینگے ان کو اس نرخ نذکورہ پر ارسال ہونگے۔

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گوجرات گدی شاہدولہ صاحب

بعدالت جناب شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول زیرہ ضلع فیروز پور

گنگا رام ولد گور دتامل ذات روڑہ سکنہ کمہو تحصیل زیرہ

بنام

نور محمد ولد عظیم ذات ارائیں سکنہ چک ۱۰/۶ موننگاں والہ تحصیل خانیوال ضلع ملتان

دعوے ما عہ ۵ رصرف

بنام نور محمد عظیم ارائیں سکنہ چک ۱۰/۶ موننگاں والہ تحصیل خانیوال ضلع ملتان۔

مقدمہ صدر میں درخواست مدعی و بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے۔ لہذا تمہارے نام اشتہار زیر آرڈر نمبر ۵ بر ول نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۲۲ء کو حاضر عدالت ہو کر جوابدہی کرو۔ ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔

تحریر۔ ۳ اکتوبر ۱۹۲۲ء

(مہر عدالت) دستخط افسر بخط انگریزی

سردی کا موسم آگیا ہے

تریاق زندگی

کی ایک ایک شیشی ضرور ہر گھر میں موجود رہنی چاہیئے۔ جو نزلہ۔ زکام۔ موسمی بخار۔ ہیضہ۔ درد سر۔ درد اعضاء۔ پیٹ کے تمام امراض۔ بدہضمی۔ بھڑ اور بچھو کا کاٹا ہوا۔ وغیرہ قریباً پچاس بیماریوں کا حکمی اور فوری علاج ہے بیسیوں دوستوں نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ طریق استعمال شیشی کے ہمراہ مرسل ہوگا۔ قیمت شیشی کلاں ۱ خورد ۸

تبلیغ حق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پر معارف تبلیغی تقریر جو حال میں شائع ہوئی ہے۔ کئی دوستوں نے بیسیوں کاپیاں منگا کر تقسیم کی ہیں۔ قیمت فی ۴ ار

تفسیر خزینۃ العرفان چھ پارے تک کی کل ۴۰ کاپیاں مکمل باقی ہیں جن دوستوں نے لینی ہیں۔ فی الفور لے لیں۔ ورنہ بعد میں نا مکمل تفسیر کے ملنے کی شکایت بیجا ہوگی۔ قیمت کل کی مجلد ۱۲ ار بیجلد ۱۰ حصہ اول ۸ دوم ۸ سوم ۱۲ ار

فہرست کتب مفت

ملنے کا پتہ:۔ کتاب گھر قادیان

162
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی خبریں

مصطفیٰ کمال پاشا کو ہوائی جہاز نذر دینے کی تجویز

۲۷ ستمبر گزشتہ کو کلکتہ خلافت کمیٹی کی انتظامیہ کمیٹی کے جلسہ میں فیصلہ ہوا ہے۔ کہ کلکتہ اور اس کے قرب وجوار کے باشندوں کی طرف سے مصطفیٰ کمال پاشا کی فاتح سپاہ کو ایک ہوائی جہاز نذر کیا جائے۔

وائسرائے بہادر کے مستعفی ہونے کی افواہ

ہندوستانی اخبارات اخبار رجان بل کے حوالے سے لکھتے ہیں۔ کہ لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند کے بعد اس عہدے پر سر آسٹن چیمبرلین فائز ہونگے۔

سوامی شردھانند کو ایک سال کی سزا

سوامی شردھانندجی کو ایک مقدمہ میں بارہ ماہ دوسرے میں چار ماہ قید کا حکم ہوا ہے۔ دونوں سزائیں ایک ساتھ شروع ہونگی۔

پریزیڈنسی جیل میں خطرناک ہتھیار

کلکتہ ۔ ۷ اکتوبر۔ پریزیڈنسی جیل کے سپرنٹنڈنٹ صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے سخت جدوجہد کر رہے ہیں۔ دوکانوں کو کھودا گیا۔ اور تلاشی کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ روپیہ۔ بعض خطرناک ہتھیار۔ اور بے ہوشی کی دوا برآمد ہوئی۔ توقع ہے کہ تلاشی کے خاتمہ پر کام شروع ہو جائیگا۔

مسز گاندھی کی مسٹر گاندھی سے ملاقات

بمبئی ۔ ۷ اکتوبر۔ مسز گاندھی نے یرودا جیل میں مسٹر گاندھی سے ملاقات کی۔

ایبٹ آباد میں آتشزدگی

شملہ ۔ ۷ اکتوبر۔ ایبٹ آباد (شمال مغربی سرحدی صوبہ) میں کچہری کی عمارات کا درمیانی حصہ آگ لگ جانے سے تباہ وبرباد ہو گیا ہے۔ ایک لاکھ روپیہ کے نقصان کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ تقریباً تمام انگریزی کاغذات نذر آتش ہو گئے۔ لیکن خزانہ اور اس کی نقدی وغیرہ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا۔

"خلیفۃ المسلمین" کی معزولی کی تردید

بمبئی ۔ ۸ اکتوبر۔ قسطنطنیہ کے شیخ الاسلام کی تار کی بنا پر سکرٹری خلافت کمیٹی بمبئی تار دیتے ہیں۔ ہز امپیریل میجسٹی سلطان المعظم کی تخت سے دست برداری کے متعلق رائٹر کی اطلاع قطعاً بے بنیاد ہے۔

پولیس کے خلاف شکایت سننے کے لئے سرکاری انتظام

شملہ ۸ اکتوبر۔ حکومت پنجاب کا اعلان مظہر ہے کہ ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس کے زیر حکم گورو کے باغ کے پاس ایک چوکی قائم کی گئی ہے۔ جہاں پولیس کے خلاف شکایات پہنچائی جائیں۔ جن کی فوری تحقیقات کی جائے گی۔ چیف جتھہ دار گورو کے باغ کو اطلاع دی گئی ہے۔ کہ وہ پولیس کے خلاف ہر قسم کی شکایات سننے کو تیار رہے مگر اب تک باوجود گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے اعلانات کے جن میں سخت الزامات شائع کئے جاتے ہیں۔ اس چوکی کے قیام سے فائدہ نہیں اٹھایا گیا۔

ایک اڈیٹر کو بجرم بغاوت سزا

بمبئی ۔ ۷ اکتوبر۔ مسٹر تنگل اڈیٹر "کرناٹک بجیو" کو چار سو روپیہ جرمانہ یا چار ماہ قید محض کی سزا دی گئی۔ ملزم نے آخر الذکر سزا قبول کی۔

اکالیوں کے متعلق وائسرائے کا مشورہ

شملہ ۔ ۷ اکتوبر۔ "ٹریبیون" کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ حکومت پنجاب کے تمام اراکین کو وائسرگل لاج میں مدعو کیا گیا ہے۔ اور گوردوارہ بل اور اکالیوں کے متعلق مشورہ کیا گیا ہے۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ وائسرائے نے نہایت سنجیدگی سے بحث شروع کی۔ اور مقامی حکومت کے اراکین کو ترغیب دی۔ کہ ان مسائل کے حل کرنے میں سخت کوشش کریں۔

ریاست میسور میں قانون مطابع کی مخالفت

میسور ۔ ۷ اکتوبر۔ میسور کی قانونی کونسل میں مسودہ قانون اخبارات پر بحث ہوئی۔ طویل بحث میں نمایندوں نے اس کی سخت مخالفت کی اور کہا کہ یہ پہلے مسودہ سے بھی زیادہ سخت اور [illegible] ہے۔ دیوان نے اس پر زیادہ زور دیا اور وعدہ کیا کہ نمایندوں کی خاص کمیٹی اس پر دوبارہ غور کریگی۔

اودھ کے تعلقہ داروں کی کانفرنس

لکھنؤ ۔ ۷ اکتوبر۔ آگرہ اور اودھ کے زمینداروں اور تعلقہ داروں کی کانفرنس صوبجات متحدہ کے ڈسٹرکٹ بورڈ بل اور بندوبست کی کمیٹی کی کارروائی پر غور کرنے کے لئے ۱۵ نومبر کو منعقد ہو گی۔ یہ بل لیجسلیٹو کونسل میں ۱۶ نومبر کو پیش ہوگا۔

سر جان کر اگزیکٹو کونسل سے مستعفی

کلکتہ ۔ ۸ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سر جان کر نے سر ولیم مارس گورنر آسام کی جگہ مقرر ہونے پر بنگال اگزیکٹو کونسل سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اور مسٹر جے ڈونلڈ سی۔ آئی۔ ای۔ آئی۔ سی۔ ایس کو ان کی جگہ مقرر کیا گیا ہے۔

مسز اینی بیسنٹ کی سوراجیہ کی نئی سکیم

مدراس ۔ ۶ اکتوبر۔ ڈاکٹر اینی بیسنٹ نے ہندوستان کے لئے ہوم رول کی ایک نئی سکیم مرتب کر کے شائع کی ہے اس سکیم پر مرکزی کونسل کے کثیر تعداد ممبران نے دستخط کر دئے ہیں۔

پروفیسر گڈوانی کی گرفتاری کے وارنٹ

"ہند" حیدرآباد لکھتا ہے پروفیسر گڈوانی کی گرفتاری کے وارنٹ جاری ہو گئے ہیں۔ وہ آجکل احمد آباد میں ہیں۔ وارنٹ وہاں بھیجے گئے ہیں۔

ڈاکٹر سپرو کا جانشین سر سیتلواد

خبر آئی ہے سر چمن لال سیتلواد ممبر اگزیکٹو کونسل بمبئی کو ڈاکٹر سپرو کی جگہ وائسرائے کی کونسل کا لاء ممبر مقرر کیا گیا ہے۔ آپ ۱۵ اکتوبر کو چارج لینے کے لئے شملہ پہنچ جائینگے۔

سورت میں ۹ میونسپل سکول بند

خبر ہے سورت میں طلبا کی [illegible] کے باعث میونسپلٹی کی طرف سے جاری کردہ ۹ سکول بند کئے جانے والے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر ممالک کی خبریں

تھریس میں ترکوں کے حقوق تسلیم کر لئے گئے

اتحادیوں نے تھریس میں ترکوں کے حقوق کو تسلیم کر لیا ہے۔

امریکہ کے جہازوں پر ترکوں کی گولہ باری

لنڈن ۔ ۴ر اکتوبر ۔ رائٹرز سے ایک غیر مصدقہ غیر سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ترکوں نے امریکہ کے ایک تباہ کن جہاز پر گولہ باری کی ہے جو پناہ گزینوں کو اٹھا کر لے جا رہا تھا۔

تھریس میں یونانی حکومت کا خاتمہ

مستند طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ اتحادیوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ تھریس میں یونانی حکومت فی الفور ختم ہو جانی چاہیئے۔ البتہ جب تک امن قائم نہ ہو جائیگا، ترکی افواج کو آبناؤں کے عبور کرنے یا تھریس پر قبضہ کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔

جنگ ہوتے ہوتے رہ گئی

لنڈن ۔ ۴ر اکتوبر ۔ مانچسٹر گارڈین رقمطراز ہے کہ انقلاب یونان کے بعد حکومت برطانیہ کا طریق عمل کلیۃً بدل گیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ۱۶ر ستمبر کو ایک بیان شائع کیا گیا۔ جس میں مصطفےٰ کمال پاشا کو دعوت جنگ دی گئی تھی۔ مگر جنرل ہیرنگٹن نے الٹی میٹم دینے سے قطعی انکار کر دیا۔ اور امیر البحر بروک اور سر ہوریس رمبولڈ ہائی کمشنر نے جنرل موصوف کی تائید کی۔ خیال ہے۔ کہ جنرل ہیرنگٹن کی کارروائی نے سلطنت برطانیہ کو جنگ میں مبتلا ہونے سے بچا لیا ہے۔

ٹرکی کا آئندہ دار الخلافہ

لنڈن ۔ ۳ر اکتوبر ۔ مسٹر وارڈ پرائس کا قسطنطنیہ سے تار ہے۔ کہ ترکان احرار کی ایک جماعت کی طرف سے یہ دلچسپ تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ جس وقت قسطنطنیہ دوبارہ حاصل ہو جائے۔ تو سمندر کی راہ سے اس پر حملہ ہونے کے خطرہ کے باعث ترکی حکومت کا دار السلطنت ایشیائے کوچک کے وسط میں بمقام اسکی شہر منتقل کر دیا جائے۔

باندرما میں ترکی رسالہ

لنڈن ۔ ۴ر اکتوبر ۔ غیر جانبدار رقبہ کے اندر باندرما کے مقام پر ترکی رسالہ دیکھا گیا ہے۔

برطانی حکومت تھریس کے مطالبہ کو خطرناک سمجھتی ہے

لنڈن ۔ ۷ر اکتوبر ۔ برطانی حکومت مشرق قریب کی حالت کو نہایت خطرناک خیال کر رہی ہے۔ اس کا بیان ہے۔ کہ تھریس کے متعلق ترکوں کے مطالبات کو پورا کرنا ناممکن ہے۔

لارڈ کرزن پیرس کو

لارڈ کرزن موسیو پوانکارے سے گفتگو کرنے کے لئے پیرس کو روانہ ہو گئے ہیں۔

مدانیہ کانفرنس پر خاموشی

سرکاری طور پر مشرق قریب کی حالت بہت ہی نازک بیان کی گئی ہے۔ اور گفت و شنید میں کامل طور پر ہولناک خاموشی واقع ہو گئی ہے۔ ہر نوع حکومت انتہائی کوشش کر رہی ہے۔ کہ امن قائم رہے۔ اور اتحادیوں کا باہمی اتحاد پورے طور پر بنا رہے۔

ترک مشرقی تھریس کا مطالبہ کرتے ہیں

کابینہ کے اجلاس میں جو ۶ر اکتوبر کو منعقد ہوا۔ جنرل ہیرنگٹن کی جانب سے مفصل و مکمل رپورٹیں موصول ہو گئی ہیں۔ لنڈن سے کوئی تازہ ہدایت نہیں بھیجی گئی۔ سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ترک قلیل التعداد جماعتوں کی حفاظت کی ضمانت دئے بغیر ہی مشرقی تھریس پر فوری قبضہ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

ترک معاہدہ صلح سے پہلے قبضہ چاہتے ہیں

قسطنطنیہ کے اتحادی ہائی کمشنران اور اتحادی جرنیلوں کی مجلس میں گزشتہ شام اس صورت حال پر بحث و تمحیص کی گئی۔ ایک سرکاری بیان میں لکھا ہے کہ ترکوں نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ مشرقی تھریس میں ان کی فوجوں کو جانے کی اجازت دی جائے۔ اور وہاں فی الفور ان کی حکومت قائم کی جائے۔ یعنی ایک ماہ کے اندر بحث یہ پیدا ہو گئی تھی۔ کہ ترکوں کو معاہدہ صلح پر دستخط ہونے سے قبل مشرقی تھریس میں داخل ہونے کی اجازت دیجائے یا نہ۔

اتحادی وعدوں پر ترکوں کی بے اطمینانی

قسطنطنیہ ۔ ۷ر اکتوبر ۔ مدانیہ میں گفت و شنید کے رک جانے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ اتحادی جو وعدے کرتے ہیں۔ کہ وہ حوالگی تھریس کے متعلق اپنے اثر سے کام لیں گے۔ ان کی غیر یقینی نوعیت کے باعث ترک عدم اطمینان کا اظہار کر رہے ہیں۔

فرانسیسی جرنیل کو ترکی کی تائید کی ہدایت

لنڈن ۔ ۷ر اکتوبر ۔ مشرق قریب کے متعلق آئندہ کیا کیا جائیگا۔ یہ سب کچھ پیرس کانفرنس پر منحصر ہے۔ ملتوی شدہ مجلس کے نتیجہ کا بے تابی سے انتظار ہو رہا ہے۔ موسیو فرینکلن بولان کی ہدایت پر فرانسیسی جرنیل مقیم مدانیہ نے تھریس کے فوری قبضہ کے متعلق ترکی مطالبات کی تائید کرنا منظور کر لیا ہے۔

قبضہ تھریس کے متعلق اتحادی اتفاق رائے

پیرس ۔ ۷ر اکتوبر ۔ کہ ترکوں کے قبضہ تھریس کے انتظامات کے متعلق اتحادیوں کے درمیان اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ اب صرف یہ سوال باقی رہ گیا ہے۔ کہ قبضہ ایک مہینہ میں دیا جائے یا جبکہ آخری صلح ہو۔

وینزیلاس تھریس اور ادرنہ ترکوں کو دینے کا مؤید ہے

وینزیلاس نے گفتگو کے دوران میں موسیو پوانکارے سے کہا ہے۔ کہ وہ تھریس کے خالی کر دینے حتیٰ کہ خط مریتزا کے پرے جنگ سے قبل ترکوں کی جو سرحد تھی۔ اس کی حوالگی پر بھی راضی ہو جائیگا۔

جنگ کا خطرہ دور ہو گیا

لنڈن ۔ ۸ر اکتوبر ۔ برطانیہ۔ فرانس اور اٹلی اب پھر معاہدہ پیرس کی وجہ سے دوش بدوش چل رہی ہیں۔ ڈیلی ایکسپریس لکھتا ہے کہ خطرہ جنگ کا غبار جو سلطنت پر چھایا ہوا تھا وہ اب بالکل دور ہو گیا ہے۔

معزول شاہ یونان کیلئے پھانسی کی سزا

مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار پیرس سے اطلاع دیتا ہے کہ باغی معزول شاہ یونان قسطنطین کو پھانسی پر لٹکانے لگے تھے مگر انگریزی سفیر نے بیچ بچاؤ کر کے اسے بچا لیا۔